ہیں (مثلاً ص ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۳۰، ۳۶) یا ناقص حوالے دئے ہیں (مثلاً ص ۲۰، ۲۱، ۲۸، ۳۰، ۴۰، ۴۴) کہیں ثانوی حوالوں سے کام لیا ہے مثلاً بعض احادیث کے لیے الجہاد فی الاسلام کا حوالہ دیا ہے۔ دیگر مصادر و مراجع کا بھی یہی حال ہے (مثلاً ص ۲۷، ۳۲، ۳۶) اس سے شبہ ہوتا ہے کہ انھوں نے ان مصادر سے براہِ راست استفادہ نہیں کیا ہے۔ اس شبہ کو تقویت اس سے ملتی ہے کہ بعض مقامات پر ان کے نقل کردہ الفاظ اصل سے مطابقت نہیں رکھتے۔ ص ۴۸ پر انھوں نے صحیح بخاری کتاب الجہاد سے یہ حدیث نقل کی ہے اتقوا لقاء العدو (دشمن سے مڈبھیڑ سے بچو) جبکہ بخاری میں حدیث کے اصل الفاظ یہ ہیں لا تتمنوا لقاء العدو (دشمن سے مڈبھیڑ کی تمنا نہ کرو) باب ۱۱۲، ۱۵۶ بعض مقامات پر احادیث کے ترجمے الفاظِ احادیث سے دور ہوگئے ہیں، مثلاً نہیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن قتل الصبر کا یہ ترجمہ کیا ہے "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تڑپا تڑپا کر قتل کرنے سے منع کیا ہے (ص ۲۴) قتل الصبر کے معنی "باندھ کر" (یعنی بے بس کرکے) قتل کرنا ہے۔ وان ریحہا لیوجد من مسیرۃ اربعین عاماً کا یہ ترجمہ کیا ہے: "اس کی خوشبو اتنی اتنی دوری سے سونگھی جاسکتی ہے" (ص ۲۳) صحابی حضرت مسور بن مخرمہ کا نام مسور بن مخزن درج ہوگیا ہے (ص ۵۵) پروف کی غلطیاں بھی کثرت سے ہیں۔

یہ کتاب وقت کے اہم ترین موضوع سے بحث کرتی ہے۔ اسی لیے اسے علمی اور عوامی حلقوں میں قبولِ عام حاصل ہوا ہے، اس کا ثبوت یہ ہے کہ چند ماہ میں اس کے دو ایڈیشن منظرِ عام پر آئے ہیں۔ مذکورہ خامیاں دور کرکے اور قاعدے سے پروف ریڈنگ کرکے شائع کیا جائے تو اس کتاب کی قدر و قیمت میں مزید اضافہ ہوگا۔

(محمد رضی الاسلام ندوی)

قرآنیات کے چند اہم مباحث

مصنف ڈاکٹر ابوسفیان اصلاحی

شعبۂ عربی، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی، سنہ اشاعت ۲۰۰۲ء، صفحات ۲۶۲ قیمت =/۱۰۰ روپیے

ڈاکٹر ابوسفیان اصلاحی شعبۂ عربی مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں لیکچرر ہیں۔ لیکن وہ عربی اور اردو کے ادبی موضوعات کے علاوہ قرآنیات پر بھی مسلسل لکھتے رہتے ہیں۔ اردو زبان میں قرآنی موضوعات پر مطبوعہ کتب اور مقالات کا مبسوط اشاریہ، جسے انھوں نے